

چھ گنہگار عورتیں

جن میں چھ گناہوں کی نسبت سے ان پر مرتب ہونے والی خطرناک
سزاؤں کا ذکر کیا گیا ہے۔

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب سکھری

مرتب: محمد عبداللہ میمن

مکتبہ دینیات بلال پارک باغبانپورہ، لاہور

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۴	خواتین کے متعلق بیان	۱۔
۵	حضور ﷺ کا ردنا	۲۔
۶	امت پر حضور ﷺ کی شفقت	۳۔
۶	چھ طریقوں سے عذاب	۴۔
۸	پہلی عورت کے عذاب کا سبب "بے پردگی"	۵۔
۸	ستر اور پردہ	۶۔
۹	پردہ اور ستر میں فرق	۷۔
۱۰	گھر کے اندر رہنے والے نا عزم مردوں سے پردہ کا طریقہ	۸۔
۱۱	عذاب قبر کا مہر تاکہ واقعہ	۹۔
۱۲	بے پردگی کی سخت سزا	۱۰۔
۱۳	لپ اسٹک لگانے کی سزا	۱۱۔
۱۳	ناخن پالش پر عذاب	۱۲۔
۱۳	مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا	۱۳۔
۱۳	بے پردگی کی وجہ سے عذاب جہنم	۱۴۔
۱۵	دوسری عورت پر عذاب کا سبب "زبان درازی"	۱۵۔
۱۶	زبان درازی سنگین گناہ ہے	۱۶۔
۱۷	تیسری عورت پر عذاب کا سبب "ناجائز تعلقات"	۱۷۔
۱۷	بے حیائی کے سنگین نتائج	۱۸۔
۱۸	باپ اور بیٹی کے درمیان حیا کا پردہ	۱۹۔

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۱۸	ٹی وی کا وبال	۲۰
۱۹	ٹی وی حیا صاف کرنے کا اُسترا ہے	۲۱
۱۹	چوتھی عورت پر عذاب کا سبب "استہزاء"	۲۲
۲۰	حاصل فرض میں تاخیر کی حد	۲۳
۲۰	دیہ سے سونے کی نحوست	۲۴
۲۰	ماہواری سے پاکی پر فوراً غسل کرے	۲۵
۲۱	عذاب کا سبب "نماز کا استہزاء"	۲۶
۲۲	پانچویں خاتون پر عذاب الہی کا سبب "چغلی"	۲۷
۲۲	نفیث اور چغلی میں فرق	۲۸
۲۳	ایک چغل خور کا قصہ	۲۹
۲۵	گھر کے افراد میں چغلی	۳۰
۲۵	عذاب کا سبب "جھوٹ بولنا"	۳۱
۲۶	تین قسم کے افراد پر قیامت کے دن عذاب	۳۲
۲۶	جھوٹی قسم کھانے والا	۳۳
۲۷	جھوٹ کا رواج عام	۳۴
۲۸	پچھٹی عورت پر عذاب کا سبب "احسان جتنا نا"	۳۵
۲۸	احسان جتنا نا کا مطلب	۳۶
۲۹	عذاب کا دوسرا سبب "حسد کرنا"	۳۷
۳۰	حسد کا مطلب	۳۸
۳۰	خلاصہ	۳۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چھ گنہگار عورتیں

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به و
نتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا
من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له ونشهد ان
سيدنا ومولانا محمداً عبده ورسوله صلى الله تعالى عليه
وعلى آله واصحابه وبارك وسلم تسليماً كثيراً۔

اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله
الرحمن الرحيم۔ ان المسلمين والمسلمات والمؤمنين
والمؤمنات والقانتين والقانتات والصادقين والصادقات
والصابرين والصابرات والخاشعين والخاشعات والمتصدقين
والمتصدقات والصائمين والصائمات والحافظين فروجهم
والحافظات والذاكرين الله كثيراً والذاكرات اعد الله لهم
مغفرة واجراً عظيماً۔ صدق الله العظيم O (الاحزاب: ۳۳)

خواتین کے متعلق بیان:

میرے قابل احترام بزرگوار ہماری یہ مجلس دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک

مردوں پر اور دوسرے خواتین پر۔ کیونکہ خواتین بھی اس مجلس میں شرکت فرمایا کرتی ہیں، اور ان کے لئے علیحدہ پردے کے ساتھ مجلس کی باتیں سننے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس مجلس میں جو بیان ہوتا ہے، وہ عموماً مردوں اور عورتوں دونوں سے متعلق ہوتا ہے، لیکن کبھی کوئی بیان خاص طور پر خواتین کی ضرورت کے لئے مخصوص ہوتا ہے اور کبھی کوئی بیان صرف مردوں کی ضرورت ہوتا ہے۔ بہر حال آج کی مجلس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث بیان کرنے کا ارادہ ہے جو خواتین سے متعلق ہے اور ان کے ساتھ خاص ہے۔ اگرچہ اس حدیث میں جو باتیں خواتین سے متعلق بیان کی گئی ہیں، وہ مردوں میں بھی پائی جاسکتی ہیں۔ لہذا اگر کسی مرد میں وہ باتیں موجود ہوں تو ان کا وہی حکم ہوگا جو خواتین کے لئے اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے، اس لئے یہ حدیث خواتین کے ساتھ مردوں کے لئے بھی مفید ہوگی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روٹا:

یہ حدیث بہت اہم باتوں پر مشتمل ہے، اس حدیث کو حافظ شمس الدین ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب ”الکلباء“ میں نقل فرمایا ہے اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملنے کے لئے آپ ﷺ کے گھر تشریف لے گئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو دیکھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رو رہے ہیں اور آپ ﷺ پر گرہ طاری ہے۔ جب میں نے آپ ﷺ کی یہ حالت دیکھی تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں، آپ ﷺ کو کس چیز نے نرلا ما ہے؟ اور کس بنا پر آپ ﷺ اتنا رو رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب میں

فرمایا: ”میں نے شب معراج میں اپنی اُمت کی عورتوں کو جہنم کے اندر قسم قسم کے عذابوں میں مبتلا دیکھا اور ان کو جو عذاب ہو رہا تھا وہ اتنا شدید اور ہولناک تھا کہ اس عذاب کے تصور سے مجھے رونا آ رہا ہے۔“

اُمت پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفقت:

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی اُمت پر اتنی شفقت ہے کہ ہم اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ مثلاً ایک انتہائی مہربان اور شفیق ماں جو اپنی اولاد پر جان قربان کر دینے والی ہو، اگر وہ ماں اپنی اولاد کو جیل کے اندر سخت قسم کی سزائیں سہتے ہوئے دیکھے تو یقیناً اس ماں کا کلیجہ منہ کو آ جائے گا اور ان سزاؤں کو دیکھ کر وہ ماں باپ یقیناً رو پڑیں گے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفقت اور محبت تو ساری دنیا کی ماؤں سے کہیں زیادہ بڑھ کر ہے۔ اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنی اُمت کی عورتوں کو جب ہولناک عذاب میں مبتلا پایا تو اس کی وجہ سے مجھے رونا آ رہا ہے کہ میری اُمت کی عورتوں پر اس طرح کا ہولناک عذاب ہوگا۔

چھ طریقوں سے عذاب:

اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی وضاحت فرمائی کہ میں نے جہنم کے اندر عورتوں کو کس کس طرح عذاب میں مبتلا دیکھا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا:

۱۔ ”میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ اپنے بالوں کے ذریعے جہنم کے اندر لٹکی ہوئی ہے اور اس کا دماغ ہڈیا کی طرح پک رہا ہے۔“

ایک تو خود جہنم کے اندر ہونا بذاتِ خود کتنا ہولناک عذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ

ہم سب کو اپنی پناہ میں رکھے۔ (آمین) اور پھر بالوں کے بل لٹکانا، یہ انتہائی تکلیف دہ سزا ہے اور پھر دماغ کا پکنا یہ تیسری سزا ہے۔ پھر فرمایا:

”میں نے دوسری عورت کو جہنم میں اس طرح دیکھا کہ وہ زبان کے بل لٹکی ہوئی ہے۔“

اب آپ اندازہ کریں کہ کسی کی زبان کھینچ کر اور نکال کر اس کے ذریعہ اس کے پورے جسم کو لٹکایا جائے تو اس میں کتنی سخت تکلیف ہے۔ اگر صرف ایک ہاتھ کے ذریعہ بھی کسی کو لٹکا دیا جائے تو وہی اس کے لئے موت سے بدتر ہے۔ زبان تو بہت نازک چیز ہے۔“

”تیسری عورت کو میں نے دیکھا کہ وہ چھاتیوں کے بل جہنم میں لٹکی ہوئی ہے۔“

چوتھی عورت کو میں نے اس طرح دیکھا کہ اس کے دونوں پیر سینے سے بندھے ہوئے تھے اور اس کے دونوں ہاتھ پیشانی سے بندھے ہوئے تھے۔“

”پانچویں عورت کو میں نے اس حالت میں دیکھا کہ اس کا چہرہ خنزیر کی طرح ہے اور باقی جسم گدھے کی طرح ہے، مگر حقیقت میں وہ عورت ہے، اور سانپ بچھو اس کو لپٹے ہوئے ہیں۔“

”چھٹی عورت کو میں نے اس حالت میں دیکھا کہ وہ کتے کی شکل میں ہے اور اس کے منہ کے راستے سے جہنم کی آگ داخل ہو رہی اور پاخانہ کے راستے سے آگ نکل رہی ہے اور عذاب دینے والے فرشتے جہنم کی گزر اس کو مار رہے ہیں۔“

اس طرح چھ عورتوں پر ہونے والے عذاب کی تفصیل حضور اقدس صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی۔

پہلی عورت کے عذاب کا سبب ”بے پردگی“:

اس کے بعد حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ ”ابا جان عورتوں پر یہ عذاب ان کو کون سے اعمال کی وجہ سے ہو رہا تھا؟ ان کے کون سے ایسے اعمال تھے جن کی وجہ سے آپ ﷺ نے ان کو اس ہولناک اور دردناک عذاب میں مبتلا دیکھا؟“ اسکے جواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”جس عورت کو میں نے سر کے بالوں کے ذریعے جہنم میں لٹکا ہوا دیکھا اور جس کا دماغ ہڈیا کی طرح پک رہا تھا اس کو یہ عذاب گھر سے باہر ننگے سر جانے کی وجہ سے ہو رہا تھا۔ وہ عورت نامحرم مردوں سے اپنے سر کے بال نہیں چھپاتی تھی۔“

ستر اور پردہ:

اب اگر ہم اپنے گرد و پیش کا جائزہ لیں تو ہمیں یہ گناہ عام ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔ حالانکہ خواتین کے لئے حکم یہ ہے کہ سر کے بال ان کے ستر کا حصہ ہیں، کیونکہ عورت کا پورا جسم سر سے پاؤں تک سوائے چہرے کے اور سوائے دونوں ہتھیلیوں کے اور دونوں پیروں کے پورا جسم ستر ہے جس کو نماز میں چھپانا فرض ہے۔ کیونکہ اگر نماز میں کم از کم چوتھائی سر کے بال کھل جائیں اور اتنی دیر کھلے رہیں جتنی دیر میں تین مرتبہ سبحان اللہ پڑھا جائے تو نماز نہیں ہوگی یا اگر کسی عورت نے سر پر اتنا بار یک دو پٹا اوڑھ لیا ہے جس میں سر کے بال جھلک رہے ہیں تو ایسے دوپٹے میں بھی نماز نہیں ہوگی کیونکہ ستر چھپانے کی شرط پوری نہیں ہوتی۔ بعض خواتین بار یک دوپٹے میں نماز پڑھ لیتی ہیں یا اس دوپٹے کو دہرا کر لیتی ہیں، حالانکہ دہرا کرنے کے بعد بھی بال نظر آتے

رہتے ہیں یا بعض اوقات دوپٹہ اتا چھوٹا ہوتا ہے کہ اسکے اندر سے چٹیا باہر نکلی ہوتی ہے۔ وہ دوپٹے کے اندر نہیں چھپتی یا بعض خواتین کی آستین اتنی چھوٹی ہوتی ہے کہ دوپٹہ پہننے کے باوجود ان کے بازو ٹکڑوں تک نہیں چھپتے، اور مسئلہ یہ ہے کہ اگر چوتھائی چٹائی کھل جائے تو تین مرتبہ تسبیح پڑھنے کے برابر کھلی رہے تو نماز نہ ہوگی۔

اور چہرہ، دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پیر اور باقی سارا جسم نامحرم مردوں سے چھپنا ضروری ہے۔ یہ پردہ کا حکم ہے۔

پردہ اور ستر میں فرق:

پردہ کا حکم الگ ہے اور ستر کا حکم الگ ہے۔ پردے کے حکم میں سر سے پاؤں تک پورا جسم داخل ہے۔ جس کو نامحرم مردوں سے چھپانا گھر میں بھی ضروری ہے اور گھر سے باہر بھی ضروری ہے۔ لہذا گھر میں اور گھر کے باہر نامحرم مردوں کے سامنے سر کے بال کھول کر آنا گناہ ہے اور یہ اس کا عذاب ہے جو آپ نے اوپر سنا۔ بعض پردہ دار خواتین گھر کے باہر تو سر اور چہرہ چھپانے کا اہتمام کر لیتی ہیں لیکن گھر میں جو نامحرم مرد یا قریبی نامحرم رشتہ دار ہیں ان سے وہ خواتین پردہ کرنے کا اہتمام نہیں کرتیں۔ ان کے سامنے سر بھی کھلا ہے، گردن بھی کھلی ہے، بازو بھی کھلے ہوئے ہیں۔ گریبان تک کھلا ہوا ہے اور بعض خواتین ساڑھی اس انداز سے پہنتی ہیں کہ پیٹ اور پیٹھے بھی اس میں نظر آتی ہیں۔ مثلاً جیٹھ یا تاپا زاد، پھو بھی زاد، ماموں زاد اور خالہ زاد بھائی گھر میں آتے رہتے ہیں۔ لیکن ان سے پردہ کرنے کا کوئی اہتمام نہیں ہے۔ ان کے سامنے سر، سینہ، ہاتھ اور بازو سب کھلے ہوئے ہیں۔ جب کہ شریعت میں ان سب سے پردہ کرنے کا حکم ہے اور ان کے سامنے سر کھولنے کی اجازت نہیں ہے۔

گھر کے اندر رہنے والے نامحرم مردوں سے پردہ کا طریقہ:

ہاں اتنی گنجائش ہے کہ جو نامحرم گھر کے اندر رہتے ہیں جن سے ہر وقت مکمل پردہ کرنا مشکل ہے، مثلاً دیوار، جینچہ گھر کے اندر ساتھ رہتے ہیں، اب ہر وقت ان کی آمد و رفت رہتی ہے، اور وہ اکثر گھر پر کام کاج بھی کرتے رہتے ہیں ان کے بارے میں یہ حکم ہے کہ ان کے سامنے بھابھی کو چاہئے کہ وہ کوئی بڑا اور موٹا دوپٹہ اس طرح اوڑھے کہ اس میں پیشانی سے اوپر کے اور سر کے سارے بال چھپ جائیں اور دوپٹہ اس طرح باندھے جس طرح نماز میں باندھا جاتا ہے اور اس میں دونوں بازو بھی چھپ جائیں اور وہ اپنی پنڈلی بھی شلوار وغیرہ میں چھپائے۔ پنڈلی کا ذکر اس لئے کیا کہ آج کل انہیں کھلا رکھنے کا رواج چل رہا ہے، جو سراسر ناجائز ہے۔ صرف چہرہ اور دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پیڑ کھلے ہیں۔ اس حالت میں ان کے سامنے آنا جائز رکھے اور گھر کا کام انجام دے تو اس کی گنجائش ہے اور اس میں بھی بہتر یہ ہے کہ چہرے پر گھونگٹ میں اس سے بات بھی کر سکتی ہے اور جواب بھی دے سکتی ہے۔ شریف اور حیا دار عورت کے لئے چہرے پر گھونگٹ ڈال کر کام کاج کرنا کوئی مشکل نہیں۔ بشرطیکہ آخرت کی فکر ہو۔ خوف خدا ہو اور اللہ کے عذاب سے ڈر لگتا ہو، لیکن سر کھلا رکھنا یا سر کے اوپر اتنا باریک دوپٹہ اوڑھنا کہ اس میں سے سر کے بال نظر آ رہے ہیں یا برائے نام دوپٹہ گلے میں ڈال رکھا ہے، سر پر نہیں رکھا، بازو بھی کھلے ہوئے ہیں، کہنیاں بھی کھلی ہوئی ہیں، کھانیاں بھی کھلی ہوئی ہیں اور ان کھانیاں میں زیور بھی پہنا ہوا ہے اور آج کل تو پنڈلیاں کھولنے کا منہوں رواج بھی چل پڑا ہے، لہذا گھر کے جو نامحرم مرد ہیں ان کے سامنے بھی اعضاء کو کھلونا جائز نہیں اور گھر کے باہر کھلونا تو کسی حال میں جائز نہیں، لیکن آج مسلمان خواتین کا جو حال گھر کے اندر ہے، اس سے زیادہ برا حال گھر کے باہر ہے۔ باہر نکلتے

وقت برقتے اور پردے کا کوئی نام نہیں اور جو کپڑے پہنے ہوئے ہیں وہ بھی اتنے باریک ہیں یا اتنے بخت ہیں کہ جسم کا ہر حصہ نمایاں ہو رہا ہے۔

لہذا خواتین یہ بات سن لیں کہ نامحرم مردوں کے سامنے نیچے سر آنے کا عذاب، کارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بیان فرما رہے ہیں کہ میں نے اپنی آنکھوں سے ان کو جہنم کے اندر سر کے بل ٹٹکتے ہوئے دیکھا ہے اور ان کا دماغ ہاڈی کی طرح پک رہا تھا۔ اللہ کی پناہ!

عذاب قبر کا عبرتناک واقعہ:

مجھے عذاب قبر سے متعلق ایک واقعہ یاد آیا۔ یہ واقعہ گلگت میں پیش آیا تھا۔ ایک شخص قبرستان کے پاس سے گزر رہا تھا۔ اس نے کسی قبر سے یہ آواز سنی کہ مجھے نکالو، میں زندہ ہوں۔ جب ایک دوسرے اس نے سنی تو اس نے یہ سمجھا کہ یہ میرا وہم ہے اور خیال ہے کوئی آواز نہیں آرہی ہے۔ لیکن جب مسلسل اس نے یہ آواز سنی تو اس کو یقین ہونے لگا۔ چنانچہ قریب میں ایک بستی تھی، وہ شخص اس میں آیا اور لوگوں کو آواز کے بارے میں بتا کر کہا تم بھی چلو اور اس آواز کو سنو۔ چنانچہ کچھ لوگ اس کے ساتھ آئے، انہوں نے بھی یہی آواز سنی اور سب نے یقین کر لیا کہ واقعی آواز قبر میں سے آرہی ہے۔ اب یقین ہونے کے بعد ان لوگوں کو مسئلہ پوچھنے کی فکر ہوئی کہ پہلے علماء سے یہ مسئلہ معلوم کرو کہ قبر کھولنا جائز ہے یا نہیں؟ چنانچہ وہ لوگ محلہ کی مسجد کے امام صاحب کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ اس طرح قبر میں سے آواز آرہی ہے اور میت یہ کہہ رہی ہے کہ مجھے قبر میں سے نکالو میں زندہ ہوں، امام صاحب نے فرمایا کہ اگر تمہیں اس کے زندہ ہونے کا یقین ہو گیا ہے تو قبر کھول لو اور اس کو باہر نکال لو۔ چنانچہ یہ لوگ ہمت کر کے قبرستان گئے اور جا کر قبر کھولی۔ اب جو نبی مجھٹ ہٹایا تو دیکھا کہ اندر ایک عورت نیکی

بیٹھی ہوئی ہے اور اس کا کفن گل چکا ہے اور وہ عورت کہہ رہی ہے کہ جلدی سے میرے گھر سے میرے کپڑے لاؤ، میں کپڑے پہن کر باہر نکلوں گی، چنانچہ یہ لوگ فوراً دوڑ کر اس کے گھر گئے اور جا کر اس کے گھر والوں کو یہ واقعہ بتایا اور اس کے کپڑے چادر وغیرہ لے کر آئے اور لا کر قبر کے اندر پھینک دیئے۔ اس عورت نے ان کپڑوں کو پہنا اور چادر اپنے اوپر ڈالی اور پھر تیزی سے بجلی کی طرح اپنی قبر سے نکلی اور دوڑتی ہوئی اپنے گھر کی طرف بھاگی اور گھر جا کر ایک کمرے میں چھپ کر اندر سے کنڈی لگالی۔ اب جو لوگ قبرستان آئے تھے دوڑ کر اس کے گھر پہنچے اور اب ان کو وہاں جا کر معلوم ہوا کہ اس نے کمرے کے اندر سے کنڈی لگالی ہے۔ ان لوگوں نے دستک دی کہ کنڈی کھولو، اندر سے عورت نے جواب دیا کہ میں کنڈی تو کھول دوں گی، لیکن کمرے کے اندر وہ شخص داخل ہو جس کے اندر مجھے دیکھنے کی تاب ہو۔ اس لئے کہ اس وقت میری حالت ایسی ہے کہ ہر مرد مجھے دیکھ کر برداشت نہیں کر سکے گا۔ لہذا کوئی دل گردے والا شخص اندر آئے اور آ کر میری حالت دیکھے۔۔۔۔۔ اب سب لوگ اندر جانے سے ڈر رہے تھے، مگر دو چار آدمی مضبوط دل والے تھے، انہوں نے کہا کہ تم کنڈی کھولو، ہم اندر آئیں گے۔ چنانچہ اس نے کنڈی کھول دی اور یہ لوگ اندر چلے گئے۔

بے پردگی کی سخت سزا:

اندر وہ عورت اپنے آپ کو چادر میں چھپائے بیٹھی تھی۔ جب یہ لوگ اندر پہنچے تو اس عورت نے سب سے پہلے اپنا سر کھولا۔ ان لوگوں نے دیکھا کہ اس کے سر پر ایک بھی بال نہیں ہے۔ وہ بالکل خالی کھوپڑی ہے، نہ ہی بال اور نہ ہی کھال ہے۔ صرف خالی ہڈی ہڈی ہے۔ لوگوں نے اس سے پوچھا تیرے بال کہاں گئے؟ اس عورت نے جواب دیا کہ جب میں زندہ تھی تو ننگے سر گھر سے نکلا کرتی تھی۔ پھر مرنے

کے بعد جب قبر میں لائی گئی تو فرشتوں نے میرا ایک ایک بال نوچا اور اس نوچنے کے نتیجے میں بال کے ساتھ کھال بھی نکل گئی، اب میرے سر پر نہ بال ہیں اور نہ کھال ہے۔
لپ اسٹک لگانے کی سزا:

اس کے بعد اس عورت نے اپنا منہ کھولا۔ جب لوگوں نے اس کے منہ دیکھا تو وہ اتنا خوفناک ہو چکا تھا کہ سوائے دانتوں کے کچھ نظر نہ آیا، نہ اوپر کا ہونٹ تھا اور نہ نیچے کا ہونٹ موجود تھا۔ بلکہ بتیں بتیں کے دانت سامنے جڑے ہوئے نظر آ رہے تھے، سوچئے اگر کسی انسان کے صرف دانت ہی دانت نظر آئیں تو کتنا ڈار معلوم ہوتا ہے۔ اب ان لوگوں نے اس عورت سے پوچھا تیرے ہونٹ کہاں گئے؟ اس عورت نے جواب دیا میں اپنے ہونٹوں پر لپ اسٹک لگا کر نامحرم مردوں کے سامنے جایا کرتی تھی، اس کی سزا میں میرے ہونٹ کاٹ لئے گئے۔ اس لئے میرے چہرے پر ہونٹ نہیں ہیں۔

ناخن پالش پر عذاب:

اس کے بعد اس عورت نے اپنے ہاتھ اور پیروں کی انگلیاں کھولیں۔ لوگوں نے دیکھا کہ اس کے ہاتھ اور پیروں کی انگلیوں میں ایک بھی ناخن نہیں تھا۔ تمام انگلیوں کے ناخن غائب تھے۔ اس سے پوچھا کہ تیری انگلیوں کے ناخن کہاں گئے؟ اس عورت نے جواب دیا ناخن پالش لگانے کی وجہ سے میرا ایک ایک ناخن کھینچ لیا گیا ہے۔ چونکہ میں یہ سارے کام کر کے گھر سے باہر نکلا کرتی تھی، اس لئے جیسے ہی میں مرنے کے بعد قبر میں پہنچی تو میرے ساتھ یہ معاملہ کیا گیا اور مجھے یہ سزا ملی کہ میرے سر کے بال بھی نوچ لئے گئے۔ اتنی باتیں کرنے کے بعد وہ بے ہوش ہو گئی اور مردہ بے جان ہو گئی، جیسے لاش

ہوتی ہے۔ چنانچہ ان لوگوں نے دوبارہ اس کو قبرستان پہنچا دیا۔ اللہ تعالیٰ کو یہ عبرت دکھانی مقصود تھی کہ وہ کھو اس عورت کا کیا انجام ہوا؟ اور اس کو کتنا ہولناک عذاب دیا گیا؟ بے پردہ خواتین اس واقعہ سے عبرت لیں اور ان گناہوں سے توبہ کریں۔

مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا:

کسی کے دل میں شبہ پیدا ہو سکتا ہے کہ مرنے کے بعد تو کوئی زندہ نہیں ہوتا، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا، یہ عورت کیسے زندہ ہوئی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عام قاعدہ تو یہی ہے کہ مرنے کے بعد کوئی زندہ نہیں ہوتا اور دنیا میں واپس نہیں آیا کرتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کبھی کبھی عبرت کے لئے ایسا کر دیا کرتے ہیں اور یہ بات آج سے نہیں ہے، بلکہ جب سے دنیا چلی ہے اس وقت سے یہ ہوتا چلا آ رہا ہے اور ہر زمانے میں کوئی نہ کوئی واقعہ اسی قسم کا پیش آتا رہا ہے کہ مرنے کے بعد کوئی زندہ ہو گیا..... حافظ ابن ابی الدنیا کا عربی میں ایک رسالہ ہے جس کا نام ”من عااش بعد الموت“ ہے۔ اس رسالے میں سند کے ساتھ بہت سے ایسے واقعات لکھے ہوئے ہیں کہ ایک انسان مر گیا اور پھر اس نے زندہ ہو کر گفتگو کی اور مرنے کے بعد کے حالات سے زندوں کو باخبر کیا اور پھر دوبارہ انتقال کر گیا..... اسی طرح حافظ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے ”ازال المقبور“ کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے اس میں بھی بعض ایسے واقعات لکھے ہیں۔ بہر حال کبھی کبھی عبرت کے لئے اللہ تعالیٰ ایسے واقعات دکھاتے رہتے ہیں۔ لہذا یہ قرآن و سنت کے خلاف نہیں ہے۔ البتہ عام دستور یہی ہے کہ مرنے کے بعد انسان زندہ نہیں ہوتا۔

بے پردگی کی وجہ سے عذاب جہنم:

جہنم میں عورتوں پر عذاب دیکھنے کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ

والہ وسلم نے اور بھی بہت سی احادیث میں بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ نامحرم مردوں کے سامنے بے پردہ نکلنے کے سلسلے میں ایک حدیث میں آپ ﷺ نے بیان فرمایا: ”میں نے جہنم میں زیادہ تر عورتوں کو دیکھا“..... پھر فرمایا: ”عورتوں کے جہنم میں کثرت سے جانے کی چار وجہ ہیں:

- ۱۔ ایک وجہ یہ ہے کہ ان میں اللہ کی اطاعت کا مادہ بہت کم ہے۔
- ۲۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تابعداری کا جذبہ کم ہے۔
- ۳۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ ان میں اپنے خاوندوں کی فرماں برداری بہت کم ہے۔
- ۴۔ چوتھی وجہ یہ ہے ان کے اندر بن ٹھن کر بے پردہ گھر سے باہر نکلنے کا جذبہ بہت پایا جاتا ہے۔“

یہ چوتھی وجہ وہی ہے جو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ آج کل اکثر خواتین جب باہر نکلیں گی تو خوب اعلیٰ جوڑا پہن کر اور خوب آراستہ ہیرا ستہ ہو کر میک اپ کر کے خوشبو لگا کر بے پردہ نکلیں گی۔ اگر کوئی خاتون مکمل شرعی پردے میں گھر سے باہر نکلے اور ایسی خوشبو لگا کر نہ نکلے جس کی خوشبو دوسرے نامحرم مردوں تک جائے یا جو آرائش و زیبائش کے ساتھ صرف اپنے شوہر کے سامنے آئے اور اپنے باپ، بھائی اور بیٹے کے سامنے آئے تو اس میں کوئی برائی نہیں، جائز ہے۔ کیونکہ شوہر کے لئے آرائش کر کے آئیں اور نامحرموں کے سامنے آرائش نہ کریں۔ چاہے وہ نامحرم گھر کے ہوں یا باہر کے ہوں، اسوقت یہ فعل گناہ، حرام اور ناجائز ہے، جس سے بچنا واجب ہے۔

دوسری عورت پر عذاب کا سبب ”زبان درازی“:

دوسری عورت جس کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا وہ زبان کے بل جہنم کے اندر لگی ہوئی ہے۔ اس کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ وہ عورت

ہے جو اپنی زبان درازی سے اپنے شوہر کو تکلیف پہنچایا کرتی تھی۔ بعض عورتوں میں بلاشبہ یہ بری خصلت پائی جاتی ہے کہ وہ بہت ہی منہ پھٹ زبان دراز، بدگوار اور بہت زیادہ زبان چلا کر اپنے شوہر کو تکلیف پہنچانے کی عادی ہوتی ہیں اور یہ بات تو مرد کے لئے بھی جائز نہیں کہ وہ اپنی زبان سے اپنی بیوی کو ناحق تکلیف پہنچائے یا اس کو ستائے اور پریشان کرے۔ مرد کے لئے یہ بات باعث عذاب اور باعث وبال ہے۔ لیکن اس حدیث میں یہ صفت خاص عورتوں کے متعلق بیان کی جا رہی ہے کہ بات بات پر شوہر سے لڑنا اور بدتمیزی کرنا اور ایسی باتیں کرنا جس سے شوہر کا دل دکھے، اس کو تکلیف اور ایذا پہنچے۔ ایسی خواتین کے بارے میں یہ عذاب بتایا گیا ہے کہ وہ جہنم میں زبان کے بل لٹکیں گی۔

زبان درازی سنگین گناہ ہے:

اگر انسان کسی کو ہاتھ سے مار دے یا کسی چیز سے مار دے اس کی تکلیف زیادہ دیر تک باقی نہیں رہتی، لیکن زبان سے بعض اوقات انسان ایک ایسا کلمہ کہہ دیتا ہے جو زندگی بھر انسان کو نہیں بھولتا۔ زبان کا جسم تو بہت چھوٹا ہوتا ہے، مگر اسکے گناہ بڑے سنگین ہوتے ہیں۔ ان سنگین گناہوں میں سے ایک گناہ زبان درازی ہے۔ یہ ایسا سنگین گناہ ہے کہ جو گھر کے سارے سکون کو غارت کر دیتا ہے اور زندگی کو اجیرن بنا دیتا ہے، اگر اس کا سبب کسی خاتون کی زبان ہے تو اس کیلئے اس حدیث میں یہ عذاب اور وبال بیان کیا ہے۔ اس لئے خواتین کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ وہ زبان سے کوئی ایسا کلمہ نہ نکالیں جس سے انکے شوہر کو کوئی تکلیف پہنچے، ایسے ہی شوہروں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ بھی اپنی زبان سے ایسی کوئی بات نہ کہیں جس سے بیوی کو تکلیف پہنچے بلکہ تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کیلئے یہ حکم ہے کہ وہ اپنی زبان کو قابو میں رکھیں اور زبان سے ایسی بات نہ نکالنا جس سے دوسرے کو تکلیف پہنچے، باعث

عذاب ہے اور گناہ ہے اور کسی مسلمان کو ناحق تکلیف پہنچانا گناہ ہے۔ اسی طرح زبان کے ذریعے تکلیف پہنچانا بھی گناہ ہے۔ اس لئے اس بات کا اہتمام کرنا چاہئے کہ زبان سے وہی بات نکلے جس سے دوسروں کا دل خوش ہو اور دوسرے کو تکلیف نہ پہنچے اور اپنی زبان کو قابو کریں۔

تیسری عورت پر عذاب کا سبب ”نا جائز تعلقات“:

تیسری عورت جس کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا وہ اپنی چھاتیوں کے بل لٹکی ہوئی ہے، اسکے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ وہ عورت ہے جو شادی شادہ ہونے کے باوجود دوسرے مردوں سے ناجائز تعلق رکھتی تھی۔ شریف اور با حیا عورتیں تو اس کا تصور بھی نہیں کر سکتیں، اسی طرح شریف اور با حیا مرد بھی اس کا تصور نہیں کر سکتے۔

بے حیائی کے سنگین نتائج:

لیکن جس معاشرے میں حیا کا خاتمہ ہو اور بے حیائی کا دور دورہ ہو، اس میں اس بات کو کہاں عیب سمجھا جائے گا۔ بلکہ ایسے معاشرے میں اس کو فیشن کے طور پر اختیار کر لیا گیا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ:

الحیاء شعبة من الإیمان..... حیا ایمان کی شاخ ہے۔

یعنی دین اور ایمان کا ایک اہم شعبہ ”حیا“ ہے۔ یہ حیا ایسی چیز ہے کہ جو انسان کو بہت سے گناہوں سے بچا لیتی ہے۔ چنانچہ جنسی نوعیت کے جتنے گناہ ہیں ان سب میں حیا ایک پردہ اور رکاوٹ بن جاتی ہے۔ اسی حیا کی وجہ سے انسان غیر محرم عورت کی طرف نظر نہیں اٹھا سکتا، کسی نامحرم کے پاس جانے اور اسکے پاس تنہائی میں

بیٹھنے سے حیا انسان کو روکے گی۔ اسی طرح اگر عورت حیا دار ہے تو وہ حیا اس کو نامحرم مرد کی طرف دیکھنے سے روکے گی۔ اور یہ حیا ہی دراصل باپ اور بیٹی کے درمیان، بھائی اور بہن کے درمیان، سرور و بہو کے درمیان پردہ ہے۔ خدا نخواستہ اگر کسی جگہ پر کسی وقت اس حیا کا خاتمہ ہو گیا تو پھر بیٹی اور اجنبی عورت برابر ہے۔

باپ اور بیٹی کے درمیان حیا کا پردہ:

میرے ایک دوست جو بہت بڑے عامل ہیں، ان کے پاس زیادہ تر عورتوں ہی کی آمد و رفت رہتی ہے۔ کسی پر جن پڑا ہوا ہے، کسی پر آسیب کا اثر ہے، کسی پر جادو کا شبہ ہے، کسی کے لئے شادی کی کوشش ہے۔ ایک ماہ پہلے جب میری ان سے ملاقات ہوئی تو وہ میرے کان میں چپکے چپکے کہنے لگے کہ آج کل میرے پاس اکثر عورتیں اپنی پریشانی لے کر آتی ہیں کہ کوئی ایسا تعویذ دے دو کہ باپ کی نظر بیٹی سے ہٹ جائے۔ اس لئے کہ ہمیں رات کو بار بار اٹھ کر پہرہ دینا پڑتا ہے کہ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ باپ بیٹی کو پریشان کر رہا ہو۔ پھر کہنے لگے کہ میں تو سن کر کانپ جاتا ہوں کہ ان کو کیا علاج بتاؤں جب باپ ہی کا دل بیٹی پر آ گیا تو اب زمین پر جینے کا کیا حق رہ گیا۔

ٹی وی کا وبال:

مگر لوگوں کو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ یہ سب ٹی وی دیکھنے کا نتیجہ ہے۔ وہ تو کہتے ہیں کہ ٹی وی دیکھنے میں کیا حرج ہے؟ حالانکہ یہ سارا وبال ٹی وی کا ہے۔ اس لئے کہ ٹی وی پرنگی فلمی دیکھو دیکھ کر حیا کا جنازہ نکل گیا ہے، باپ سے بھی حیا نکل گئی ہے اور بھائی سے بھی نکل گئی ہے اور جب حیا باقی نہ رہے تو حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

اذا فانك الحياء فافعل ماشئت

جب تمہاری حیا کا خاتمہ ہو جائے تو جو چاہے کرو۔

اس لئے کہ پھر ہر برائی آپ کے لئے برابر ہے۔ حیا یہ بتاتی ہے کہ دیکھ یہ تیری بیٹی ہے اور یہ تیری بہن ہے، یہ تیری ماں ہے، یہ تیری بہو ہے، اگر حیا نہیں تو پھر اس کے نزدیک سب خواتین برابر ہیں۔ پھر تو جانوروں جیسی حالت ہوگی۔ کیونکہ جانوروں میں حیا نہیں۔ اس لئے تو ان کے اندر ماں بہن کا رشتہ بھی نہیں ہے۔ انسان کے اندر اللہ تعالیٰ نے حیا کا مادہ رکھا ہے۔ وہ حیا ہی اس کو ان باتوں سے روکتی ہے اور جانوروں سے تمیز کرتی ہے۔

ٹی وی حیا صاف کرنے کا اُسترا ہے:

بہر حال یہ ٹی وی حیا کو صاف کرنے کا اُسترا ہے، اخلاق کو برباد کرنے کا ذریعہ ہے۔ ایمان کو فحارت کرنے کا سبب ہے۔ جس طرح اُسترا سے سر کے بال کے صاف ہو جاتے ہیں اسی طرح ٹی وی اور فلمیں دیکھنے سے انسان کی حیا کا خاتمہ ہو جاتا ہے، اخلاق کا خاتمہ ہو جاتا ہے، اعمال کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور آخر میں بعض مرتبہ ایمان بھی چلا جاتا ہے۔ بہر حال جو عورت دوسرے مردوں پر نظر رکھتی ہو اور ان سے ناجائز تعلقات رکھتی ہو، اس کے لئے یہ عذاب ہے کہ جہنم میں اس کو چھاتیوں کے بل لٹکایا جائے گا۔ لہذا اس گناہ سے بچیں۔

چوتھی عورت پر عذاب کا سبب ”استہزاء“

چوتھی عورت جس کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ

دیکھا کہ اس کے دونوں پیر سینے سے بندھے ہوئے ہیں

ہوئے ہیں، اس کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ

جنابت اور حیض سے پاک صاف رہنے کا اہتمام نہیں کرتی تھی او

لا پرواہی بلکہ استہزاء کا معاملہ کرتی تھی۔

غسل فرض میں تاخیر کی حد:

مسئلہ یہ ہے کہ جب مرد اور عورت پر غسل فرض ہو جائے تو افضل یہ ہے کہ اسی وقت غسل کر لیں اور اگر اس وقت غسل نہ کریں تو کم از کم استنجاء کر کے وضو کر لیں اور ہاتھ دھو کر سو جائیں اور اگر اتنا بھی نہ کر سکیں تو پھر آخری درجہ یہ ہے کہ صبح صادق ہونے پر جماعت میں اتنی دیر پہلے غسل کر لیں کہ اگر مرد ہے تو اس کی نماز فجر باجماعت ادا ہو جائے۔ اگر عورت ہے تو غسل سے فراغت کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے نماز فجر ادا کر لے۔ یہ آخری درجہ ہے۔ اس سے زیادہ تاخیر کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ لہذا اگر کوئی شخص جنابت کی حالت میں سو گیا اور پھر سورج نکلنے کے بعد اٹھا تو اسکے لئے یہ عذاب اور وبال ہے۔ کیونکہ غسل کرنے میں اتنی تاخیر کرنا جس کی وجہ سے جماعت چھوٹ جائے یا نماز قضا ہو جائے، ناجائز اور حرام ہے۔

دیر سے سونے کی نحوست:

ہمارے یہاں دیر سے سونے کا ایسا منحوس فیشن چل پڑا ہے جس کی وجہ سے عموماً صبح سویرے اٹھنا مشکل ہوتا ہے۔ رات کو اتنی دیر جاگنا جس کی وجہ سے فجر کی نماز قضا ہو جائے، جائز نہیں ہے، پھر اگر جنابت کی حالت ہو تو فجر کی نماز کا قضا ہونا اور بھی یقینی ہو جاتا ہے۔ چاہے وہ مرد ہو یا عورت..... اور جنابت کی حالت میں اس طرح ساری رات گزارنا کہ فجر کی نماز بھی قضا ہو جائے اور زیادہ ناجائز اور گناہ ہے اور باعث عذاب ہے۔ لہذا گناہ سے بچنے کی فکر کرنی چاہئے۔

ماہواری سے پاکی پر فوراً غسل کرے:

اسی طرح ماہواری کے معاملے میں بھی یہ حکم ہے کہ جو نمی طہارت ہو جائے

اور پاکی کی علامت پائی جائے اور اس وقت اگر کسی نماز کا بھی وقت ہے اور امکان یہ ہے کہ اگر جلدی سے غسل کر لیا جائے تو وقت نکلنے سے پہلے کم از کم ”اللہ اکبر“ کہنے کا وقت مل جائے گا تو اس وقت نماز فرض ہو جائے گی، اس لئے اس وقت حکم یہ ہے کہ فوراً جلدی سے غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر اس سے زیادہ وقت ملے تو پھر بطریق اولیٰ نماز فرض ہو جائے گی۔ مثلاً نماز کا وقت ختم ہونے میں ایک گھنٹہ باقی ہے اور پاکی کی علامت موجود ہے تو وہ فوراً غسل کر کے نماز پڑھے، لیکن آج کل خواتین میں یہ مرض عام ہے کہ اس وقت کو لاپرواہی میں گزار دیتی ہیں۔ چنانچہ اگر رات کو عشاء کے بعد پاک ہو گئیں تو ساری رات بغیر غسل کے ناپاکی کی حالت میں گزار دیں گی۔ حالانکہ صبح صادق سے پہلے غسل کر کے عشاء کی نماز پڑھنا ان پر فرض ہو چکا ہے۔ اس لئے ایسی صورت میں انکو چاہئے کہ غسل کر کے پاک صاف ہو جائیں اور نماز ادا کریں۔ حضرات، صحابیات کا آخرت کی فکر کی وجہ سے یہ حال تھا کہ وہ رات کو بار بار اٹھ کر چراغ جلا کر دیکھا کرتی تھیں کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ طہارت ہو چکی ہو اور نماز فرض ہو چکی ہو اور پھر ہماری نماز قضاء ہو جائے۔ آج کل تو چراغ جلانے کی زحمت بھی نہیں ہے۔ صرف بٹن دبانے کی دیر ہے جس میں کوئی وقت نہیں ہے۔ اس کے باوجود اس کے اندر لاپرواہی کرنے اور کئی کئی نمازیں ضائع کرنے کا یہ عذاب اور وبال ہے جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث میں بیان فرمایا۔ لہذا جنابت اور ماہواری کے معاملے میں بہت ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے کہ اس کی وجہ سے ہماری کوئی نماز قضا نہ ہونے پائے اور عام حالت میں بھی نماز قضاء کرنے سے بچنا ضروری ہے۔

عذاب کا سبب نماز کا استہزا:

اس عذاب کی تیسری وجہ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان

فرمائی ہے وہ نماز کا استہزاء اور مذاق اڑانا ہے اور نماز کو معمولی سمجھ کر اس کی طرف سے لاپرواہی کرتا ہے۔ اس معاملے میں ہمارے عام مردوں اور عورتوں کا تقریباً یکساں حال ہے۔ چنانچہ جتنے لڑکوں میں عموماً ان کے اندر نماز کا اہتمام نہیں، نہ لڑکیوں اور نہ لڑکوں میں۔ اسی طرح آزاد منشی عورتوں میں بھی نماز کا کوئی اہتمام نہیں اور اگر ان سے نماز کے بارے میں کہا جائے تو ایسے طریقے سے جواب دیا جاتا ہے کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی نظر میں نماز کوئی ضروری کام ہی نہیں۔ حالانکہ شادی یا فتنی کسی بھی موقع پر نماز چھوڑنا جائز نہیں، آج کل کی تقریبات میں دیکھئے ان میں کسی طرح لڑکوں، لڑکیوں، مردوں اور عورتوں کی نمازیں برباد ہوتی ہیں اور ایسی تقریبات درحقیقت وبال ہیں۔ اللہ تعالیٰ بچائیں۔ آمین۔

پانچویں خاتون پر عذاب کا سبب ”چغلی“:

پانچویں خاتون جس کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حالت میں دیکھا کہ اس کا چہرہ خنزیر کی طرح ہے اور باقی جسم گدھے کی طرح ہے اور سانپ بچھو اس کو لپٹے ہوئے ہیں، اس کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ وہ عورت تھی جس کو جھوٹ بولنے اور چغلی کھانے کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا۔ آپ حضرات جانتے ہیں کہ یہ دونوں گناہ صرف عورتوں کے ساتھ خاص نہیں ہیں بلکہ اگر مردوں کے اندر بھی گناہ پائے جائیں گے تو ان کی بھی پکڑ ہوگی اور ان پر بھی عذاب ہوگا۔

غیبت اور چغلی میں فرق:

ایک گناہ ہے ”غیبت“ اور ایک گناہ ہے ”چغلی“ یہ دونوں گناہ حرام ہیں دونوں سے بچنا ضروری ہے، لیکن ان دونوں میں تھوڑا سا فرق ہے۔ ”غیبت“ اسے

کہتے ہیں کہ کسی کے پیٹھ پیچھے اس کی اس طرح برائی کرنا کہ اگر اس کو معلوم ہو جائے تو وہ اس کو ناپسند کرے۔ مثلاً کسی شخص میں یہ عیب ہے اس کا نام نصیبت ہے، لیکن اگر ہم کسی شخص کی برائی اس کے پیٹھ پیچھے اس نیت سے کریں تاکہ دونوں میں لڑائی ہو، بدگمانی اور نا اتفاقی پیدا ہو، اس کو ”چغلی“ کہتے ہیں اور چغلی کا گناہ ”نصیبت“ سے بڑھ کر ہے۔ اس لئے کہ نصیبت میں تو صرف دوسروں کی برائی مقصود ہوتی ہے، لیکن چغلی میں تو برائی کے علاوہ یہ بھی مقصود ہے کہ ان دونوں کے درمیان لڑائی ہو اور ان دونوں کے درمیان جو دوستی اور محبت اور تعلق ہے وہ ختم ہو جائے، مثلاً ساس نے بہو کی باتیں سر کے سامنے یا اس کے شوہر کے سامنے لگائیں۔ اب شوہر بیوی سے خفا ہو رہا ہے اور سر بھی بہو سے بدگمان ہو رہا ہے۔ یہ چغلی ہے اور حرام ہے اور آج کل یہ مسئلہ عام ہے اور ہر گھر کا مسئلہ ہے۔ ایک گھرانہ جو ساس، بہو، سر اور شوہر ان چار افراد پر مشتمل ہے اس کی وجہ سے گھر کا نظام درہم برہم ہو گیا، گھر کا سکون غارت ہو گیا اور آخرت میں بھی اس پر بڑا عذاب اور وبال ہے۔

ایک چغلی خور کا قصہ:

ایک چغلی خور کا قصہ یاد آیا۔ ایک شخص نے بازار میں دیکھا کہ ایک شخص اپنا غلام بیچ رہا ہے اور یہ بھی آواز لگا رہا ہے کہ یہ بہت اچھا غلام ہے اس کے اندر اس کے علاوہ اور کوئی عیب ہیں کہ یہ کبھی کبھی چغلی کھاتا ہے۔ کسی شخص نے یہ آواز سنی تو اس نے سوچا کہ اس میں تو کوئی عیب نہیں ہے اور چغلی کھانا تو عام بات ہے، اس میں کیا خرابی ہے، اس غلام کو خرید لینا چاہئے۔ چنانچہ اس نے سودا کر کے وہ غلام خرید لیا اور اپنے گھر لے آیا۔ کچھ عرصے تک تو وہ غلام ٹھیک ٹھیک کام کرتا رہا، اس کے بعد اس نے اپنا رنگ دکھانا شروع کیا۔ چونکہ چغلی خوری کے اندر وہ ماہر تھا اس لئے اس نے چغلی خوری کے

اندر اپنے کرب دکھلایا اور سب سے پہلے وہ اپنی مالکہ کے پاس گیا اور اس سے جا کر کہا کہ آپ کے شوہر جو میرے آقا ہیں وہ کسی اور عورت سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے پاس آتے جاتے ہیں اور عنقریب وہ تجھے چھوڑ کر اس سے شادی کر لیں گے اور میں تیری خیر خواہی کے لئے تجھے بتا رہا ہوں، کسی اور کو مت بتانا۔ یہ باتیں سن کر وہ بیوی بہت گھبرائی اور پریشان ہوئی۔ پھر خود غلام ہی نے اس کی پریشانی کا علاج بتایا کہ مجھے ایک ترکیب آتی ہے، تم اس پر عمل کر لو۔ وہ یہ کہ شوہر سو جائیں تو تم استرے سے ان کی داڑھی کے ایک دو بال کاٹ کر اپنے پاس رکھ لینا پھر دیکھنا کیا ہوتا ہے۔ پھر وہ ہمیشہ تمہارے ہو کر رہیں گے۔ کبھی دوسری عورت کی طرف نظر نہیں اٹھائیں گے۔ عورت نے جواب دیا کہ یہ کیا مشکل کام ہے یہ تو میں آج ہی کر لوں گی۔ خدا خواستہ کل کو کچھ اور ہو گیا تو کیا ہوگا؟

اب غلام آقا کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ تمہاری بیوی کے دوسرے مردوں سے ناجائز تعلقات ہیں اور عنقریب وہ آپ کو خیر باد کہنے والی ہے اور اس نے یہ تمہیہ کر لیا ہے کہ وہ آج رات آپ کو استرے سے ذبح کرے گی، اگر آپ کو میری بات کا یقین نہ ہو تو آپ جھوٹ موٹ سو کر دیکھنا اور نگہ نہ کٹ جائے تو مجھے بتانا، چنانچہ وہ آقا جا کر جھوٹ موٹ سو گیا اور ادھر بیوی اس کے انتظار میں تھی کہ کب ان کی آنکھ لگے تو میں اپنا کام کروں، مہاں کو نین دکھان آتی، اس لئے اس نے مصنوعی خراٹا لینا شروع کر دیا۔ اب بیوی کو یقین ہو گیا کہ میاں صاحب کو نین آگئی ہے۔ فوراً استرے کو کپٹ کر پہنچی اور ابھی ہلکا سا ہی استرے کو گلے پر رکھا تھا کہ آقا نے فوراً آنکھ کھول دی اور بیوی کو پکڑ کر کہا کہ اچھا تم مجھے ذبح کرنا چاہ رہی تھیں۔ غصہ تو پہلے سے ہی آرہا تھا اس آقا نے اسی استرے سے بیوی کو ذبح کر دیا۔ جب بیوی کے خاندان والوں کو پتہ چلا کہ شوہر نے ہماری بیٹی کو ذبح کر دیا ہے، انہوں نے آکر اسی استرے سے شوہر کو پکڑ کر

ذبح کر دیا۔ اب شوہر کے خاندان والے بھی آگئے اور دونوں خاندانوں میں خوب جھگڑا ہوا اور بیسیوں لاشیں گر گئیں۔

گھر کے افراد میں چغلی:

آپ نے دیکھا کہ اس غلام نے ذرا سی چغلی سے کس طریقے سے دونوں خاندانوں کو تباہ کر دیا۔ اسی لئے چغلی کو شریعت نے حرام قرار دیا ہے۔ اب چاہے ہر جگہ چغلی قتل نہ کرائے، مگر دل تو پارہ پارہ ہوتی جاتے ہیں۔ اب تک بہو اور ساس میں بڑی محبت تھی، لیکن اب چغلی لگا لگا کر دونوں کے دل پھاڑ دیئے، اب تک سسر اپنی بہو کے ساتھ بڑی شفقت سے پیش آتا تھا، لیکن ساس نے اس کے کان بھر بھر کے بہو کی طرف سے اس کا دل پھاڑ دیا۔ اب گھر کے اندر یہ حال ہو گیا ہے کہ نہ بیٹے کے دل میں باپ کا احترام رہا اور نہ سسر کے دل میں بہو کا احترام رہا اور نہ بہو کے دل میں ساس کی محبت رہی۔

اور چغلی کرنا اور کان بھرنا جس طرح گھر کے افراد کے درمیان ہوتا ہے، اسی طرح گھر کے باہر افراد میں بھی ہوتا ہے۔ مثلاً دوستوں میں رشتہ داروں میں اہل تعلقات میں یہ چغلی کھائی جاتی ہے اور کسی کے صرف بتانے پر پورا یقین کر لیتے ہیں کہ واقعہ اس نے ایسا کیا ہوگا، جب کہ اس طرح سنی سنائی باتوں پر بلا تحقیق یقین کرنا بھی جائز نہیں۔ بہر حال یہ چغلی اتنی بری چیز ہے۔ اس سے بہت زیادہ بچنا چاہئے۔

عذاب کا سبب ”جھوٹ بولنا“:

اس چغلی کے ساتھ دوسرا گناہ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ ہے: ”جھوٹ بولنا“ آپ حضرات جانتے ہیں کہ جھوٹ بولنا کتنا بڑا گناہ ہے اور چغلی کے اندر جھوٹ کا ہونا لازمی ہے۔ اس لئے کہ جھوٹ کے بغیر چغلی کیسے

چلے گی اور جس طرح آج معاشرے میں چغلی عام ہے، اس طرح جھوٹ بھی عام ہے۔ ہر میدان میں جھوٹ کا ایک قسم نہ ہونے والا سلسلہ ہے۔ اب چغلی سر تقلیٹس اور چغلی سند بنائی جا رہی ہیں، پیسے دے کر انجینئر کی سند لے لو، وکالت کی سند لے لو، جھوٹی سند تیار ہے، جھوٹے کاغذات پر ملازمتیں اختیار کی جا رہی ہیں۔ یاد رکھیں، ان تمام صورتوں میں جھوٹ بولنا، لکھنا، بتانا سب حرام ہے اور سخت گناہ ہے۔

تین قسم کے افراد پر قیامت کے دن عذاب ہے:

اسی لئے ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف قیامت کے روز نظر رحمت نہیں فرمائیں گے، نہ ان سے بات کریں گے اور نہ ان کا تذکیہ فرمائیں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

ایک آدمی وہ ہے جو حالت سفر میں ہے اور اس کے پاس ضرورت سے زیادہ پانی موجود ہے، دوسرے مسافر کو پانی کی ضرورت ہے اور وہ اس سے پانی طلب کرتا ہے، مگر یہ پانی دینے سے انکار کر دیتا ہے، اس شخص کے لئے یہ عذاب ہے، البتہ اگر پانی ضرورت کے مطابق ہے تو پھر انکار کر دینا جائز ہے۔ اس میں کوئی گناہ نہیں۔

جھوٹی قسم کھانے والا:

دوسرا شخص جس کو یہ عذاب دیا جائے گا وہ تاجر ہے جو خریدار کو یہ کہتا ہے کہ میں نے یہ چیز اتنے میں خریدی ہے اور تمہیں اتنے میں فروخت کرتا ہوں اور اس پر قسم بھی کھائے۔ حالانکہ وہ جو قیمت خرید خریدار کو بتا رہا ہے، اس نے اس قیمت پر وہ چیز نہیں خریدی۔ مثلاً وہ تاجر کہتا ہے کہ میں نے یہ چیز ایک ہزار روپے میں خریدی ہے اور

تھیں بارہ سو میں فروخت کرتا ہوں اور ایک ہزار میں خریدنے پر قسم بھی کھا لیتا ہے، جب کہ اس نے وہ چیز آٹھ سو میں خریدی اور قسم کھانے کی وجہ سے خریدار مطمئن ہو گیا اور اس نے مطمئن ہو کر بارہ سو میں وہ چیز خرید لی۔ اگر خریدار کو یہ معلوم ہوتا کہ اس نے یہ چیز آٹھ سو میں خریدی ہے تو وہ کبھی بھی اس کو بارہ سو روپے میں نہ خریدتا۔ لہذا اس نے جھوٹی قسم کھائی اور اس جھوٹی قسم پر یہ عذاب ہے جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا۔

تیسرا شخص وہ ہے جو احسان کر کے جلتا ہے۔ اس کو بھی یہ عذاب ہوگا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائیں گے اور نہ اس سے بات چیت فرمائیں گے اور نہ اس کا تزکیہ فرمائیں گے اور اس کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ بعض لوگوں میں احسان جتانے کی بڑی عادت ہوتی ہے وہ اس گناہ سے بطور خاص بچیں۔

جھوٹ کا رواج عام:

بہر حال یہ تمین آدمی ایسے ہیں کہ جن کو دردناک عذاب دیا جائے گا اور وہ دردناک عذاب یہی ہے کہ ان کا چہرہ سور کی طرح ہوگا اور باقی جسم گدھے کی طرح ہوگا۔ اور جہنم کے سانپ بچھواس کو لپٹے ہوئے ہوں گے۔ یہ عذاب چغلی اور جھوٹ بولنے کی وجہ سے ہوگا۔ آج ہمارے گھروں میں جھوٹ بولا جاتا ہے، ہماری تقریبات میں جھوٹ بولا جاتا ہے اور اس جھوٹ کو فیشن کے طور پر اپنایا گیا ہے اور جھوٹ کی بیسیوں جدید قسمیں ہمارے معاشرے میں پائی جاتی ہیں۔ جس پر حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ نے تفصیل سے بیان فرمایا ہے، ان کا وہ بیان کتابی شکل میں ”جھوٹ اور اس کی مروجہ صورتیں“ کے نام سے چھپ چکا ہے۔ اس کا ضرور مطالعہ

چھٹی عورت پر عذاب کا سبب ”احسان جتلا نا“:

چھٹی عورت میں اس کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حالت میں دیکھا کہ وہ کتے کی شکل میں ہے اور اس کے منہ سے آگ داخل ہو رہی ہے اور پاخانے کے راستے سے آگ باہر نکل رہی تھی اور فرشتے جہنم کے گرز سے اس کی پٹائی کر رہے ہیں، مار رہے ہیں۔ اس کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس عورت کو یہ عذاب دو گناہوں کی وجہ سے ہو رہا ہے ایک حسد کرنے کی وجہ سے اور دوسرے احسان جتلا نے کی وجہ سے..... یہ دونوں گناہ ایسے ہیں جو مردوں کے اندر بھی پائے جاسکتے ہیں، مرد بھی حسد کر سکتے ہیں اور احسان جتلا سکتے ہیں۔ اس لئے اس دردناک عذاب کے وہ بھی مستحق ہو سکتے ہیں۔ اگر خواتین ان گناہوں کو کریں گی اور توپہ نہیں کریں گی وہ بھی اس عذاب کے اندر جتلا ہوں گی۔

احسان جتلا نے کا مطلب:

احسان جتلا نے کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے کسی کے ساتھ حسن سلوک کیا، لیکن جب ہمارا موقع آیا کہ ہمارے ساتھ کوئی ہمدردی کرے اور احسان کرے، ہمارے ساتھ تعاون کرے۔ اس وقت اس شخص نے ہمارے ساتھ تعاون نہ کیا تو اب فوراً یہ احسان جتلا دیتے ہیں کہ تمہارے موقع پر تو ہم نے تمہاری بڑی خدمت کی، بہت کام آئے، لیکن ہمارے موقع پر تم نے طوطے کی طرح آنکھیں پھر لیں۔ یہ ہے احسان جتلا نا، یہ بات خواتین میں بہت پائی جاتی ہے، شادی بیاہ کے موقع پر اور بیماری کے موقع پر انہوں نے خدمت کر دی اور ان کے موقع پر دوسری نے خدمت نہ کی تو اب وہ عورت سارے لوگوں میں ڈھنڈورا پیٹنے لگی، جو بھی اس کے پاس آئے گا

اس کے سامنے یہ جتنا نہیں گی کہ ہم نے اس کے ساتھ فلاں خیر خواہی کی، بدد کی اور ایسا کیا اور آج جب وہ ہمارا موقع آیا تو اس نے ہمارے ساتھ یہ سلوک کیا۔ اس لئے مردوں اور عورتوں کو چاہئے کہ جس کی کوئی خدمت کریں وہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کریں اور اللہ تعالیٰ ہی سے اس کے اجر کی امید رکھیں۔ لہذا کسی سے کوئی خدمت اور بدلے کی امید ہی نہ رکھیں اور جب کسی سے کوئی امید نہ ہوگی، بلکہ اللہ تعالیٰ سے صرف امید ہوگی تو پھر وہ شکوہ اور گلہ دل میں پیدا نہ ہوگا۔ گھر کے اندر بھی اس کی عادت رہے اور گھر کے باہر بھی دوستوں میں بھی اس کی عادت رہے کہ جو کچھ کرنا ہے، صرف اللہ تعالیٰ کے لئے کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھیں۔ دوستوں سے، احباب سے، رشتہ داروں سے بدلہ کی کوئی امید نہ رکھیں اور نہ توقع رکھیں۔ اگر وہ کریں تو ان کا احسان سمجھیں، اگر نہ کریں تو اللہ ہی پر نظر رکھیں۔ بس اس عمل سے ان شاء اللہ تعالیٰ دل میں پریشانی اور تکلیف پیدا نہیں ہوگی۔

عذاب کا دوسرا سبب ”حسد کرنا“:

اسی طرح آج کل حسد بھی اتنا پیدا ہو گیا ہے کہ کوئی شخص دوسرے کو کھانا نہیں دیکھ سکتا، پینا نہیں دیکھ سکتا، پہنتا نہیں دیکھ سکتا، رہتا نہیں دیکھ سکتا۔ یہ حسد مردوں میں بھی پایا جاتا ہے اور عورتوں میں بھی زیادہ پایا جاتا ہے۔ مثلاً کسی کے بہت اچھے کپڑے دیکھے تو دل میں حسد پیدا ہو رہا ہے۔ کسی کا اچھا گھر دیکھا تو دل میں حسد پیدا ہو رہا ہے، کسی کے منصب اور عہدہ پر کسی کی خوبصورتی پر کسی کے مال داری سے کسی کی صحت مندی سے، کسی کے حسن و جمال سے، کسی کے مال و منال سے، کسی کے اہل و عیال سے، غرضیکہ جتنی نعمتیں دوسروں کو حاصل ہیں، ان کو دیکھ دیکھ کر حسد پیدا ہو رہا ہے۔

حسد کا مطلب:

حسد کے معنی یہ ہیں کہ انسان دوسرے کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر دل میں جلے اور یہ تمنا کرے کہ اس سے یہ نعمت چھین جائے اور مجھے مل جائے۔ یعنی "زوالِ نعمت کی تمنا کرنا" اس کا نام حسد ہے اور یہ گناہ بکیرہ ہے اور ایسا گناہ ہے کہ اس کی وجہ سے اس عورت کو دردناک عذاب ہو رہا تھا جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث میں بیان فرمایا۔

خلاصہ:

بہر حال یہ چار گناہ ایسے ہیں جو مردوں میں بھی پائے جاتے ہیں اور خواتین میں بھی، ایک جھوٹ بولنا، دوسرے چغلی کھانا، تیسرے احسان جتانا، چوتھے حسد کرنا، یہ چاروں گناہ ایسے ہیں جو ہمارے معاشرے کے اندر عام ہیں۔ اگر خدا نخواستہ یہ گناہ جن کے اندر ہوں اس کے لئے آخرت میں بھی عذاب ہے اور دنیا کی زندگی بھی اس کے لئے باعث وبال ہے۔ اس لئے ان سے توبہ کرنی چاہئے اور بچنا چاہئے۔

بہر حال یہ چھ عورتیں ہیں جن کا ذکر آپ نے اس حدیث میں بالترتیب بیان فرمایا ہے اور ان گناہوں کا تعلق خواتین سے بھی ہے اور مردوں سے بھی ہے۔ لہذا ان تمام گناہوں سے خواتین و حضرات سب کو بچنے کی فکر کرنی چاہئے تاکہ ہم جہنم کے عذاب سے بچ سکیں۔ اب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں..... آمین یا رب العالمین

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین